یہ مہم جاری رکھی جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ عالم اسلام اور عرب ممالک سے مصر کی جو دوری پیدا ہو گئی ہے، اس کا ازالہ ہو جاتا اور گفت و شنید کا التوا بھی مشروط نوعیت کا ہوتا۔

بہرحال آج وقت مسلمانان عالم کے سامنے جو تقیضے اور مصائب لے کے کھڑا ہے وہ بصیرت و تدبّر کا تقاضا کرتے ہیں۔ بصیرت و تدبر پہلے ضروری ہے، اتحاد اور جہاد تو بعد ہی میں ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ فلسطین کو بڑا نقصان اس وجہ سے پہنچا کہ ابتداءً کئی سال تک اسے عربوں کا علاقائی مسئلہ بنا کر رکھا گیا۔ حالانکہ یہ اسلامی مسئلہ تھا اور اس سے سارے عالم اسلام کا تعلق تھا۔ برصغیر کے مسلمان تو تشکیل پاکستان سے بھی پہلے اعلان بالفور کے سخت مخالف رہے ہیں۔ علامہ اقبال نے بھی مسئلہ فلسطین کو اپنا موضوع بنایا تھا۔ بعد میں اہل پاکستان اور حکومت پاکستان نے بھی عرب نیشنلزم کی پروا نہ کرتے ہوئے اس مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھا۔ اب خدا خدا کر کے چند برس سے مسئلہ فلسطین کو صحیح اسلامی رنگ میں دیکھنے کا آغاز ہوا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ ہے کہ اس مسئلے پر مسلمانوں کا اتحاد بھی پہلے سے زیادہ ہے اور اب جہاد کا اسلامی رجحان بھی سامنے آرہا ہے مگر ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

---

(۲)

دوسرا دردناک مسئلہ بھارت کے مسلمانوں کا ہے۔

کالی دیوی ایک بار پھر مسلمانوں کے جلتے مکانوں کے سامنے ان کی نعشوں پہ رقص ناز کر رہی ہے اور بھارت کے برہمنی، مہاجنی سامراج کی قیادت ان کے خون سے اپنے پائے نخوت کو حنا آلود کر رہی ہے مسلمانوں کے خلاف حالیہ ہنگامہ بربادی اگرچہ ۴۷ء کے مسلم کش بلووں کے بعد سب سے بڑا طوفان ہے مگر نہ صرف یہ کہ ہر حال مسلمانوں کے خلاف کئی کئی سو بار تباہی کے اقدامات ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ بھارت کی مسلم دشمنی اور مسلم کشی کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ ایک واقعہ اگر استثنائی طور پر رونما ہوتا تو اس کی آسانی سے کوئی خوبصورت توجیہہ کی جا سکتی۔ اس کی ذمہ داری کسی شرپسند

عنصر تک سے ڈالی جا سکتی - یہ نکتہ بھی اچھالا جا سکتا کہ یہ بیرونی طاقت کی سازش ہے - مگر گذشتہ ۳۳ سال میں تین چار ہزار بار تو ایک ہی طرح کی سازش نہیں کی جا سکتی تھی کہ کبھی ایک علاقے میں اور کبھی دوسرے علاقے میں بھارت کی سب سے بڑی اقلیت کو ایک ہی جیسے طریقِ واردات سے نشانہ بنایا جائے، یعنی مسلمانوں کے مخالف فرقہ پرست مفسدوں اور پولیس اور فوج کی مشترکہ کارروائی سے مسلمانوں کی خونریزی ہو، جانی نقصان ہو، بچے تک مارے جائیں - خواتین کی آبروریزی کی جائے - اور خاص اہتمام سے گھروں کے ساتھ ساتھ دکانوں اور کارخانوں کو جلایا جائے تاکہ اُن پر مستقل معاشی تباہی بھی وارد رہے - یہ تو ملک کے اندر ہی مسلم دشمن قوتوں کی ایک طویل سازش ہے جو اپنے گُل کھلا رہی ہے -

آیئے ذرا ۳۳ سال کی مسلم کُشی کے مذہبی اور تاریخی پس منظر پر ایک نگاہ ڈال لیں -

بھارت کی اکثریتی قوم جو حکومت چلا رہی ہے، یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ یہ دنیا اور اس کی زندگی ایک بے مقصد رام لیلا ہے - دیوی دیوتاؤں کا رچایا ہوا کھیل ہے جو آپس میں لڑتے بھی ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکا بھی دیتے ہیں - پھر یہ قوم چونکہ سانپوں، گایوں، بندروں، درختوں، دریاؤں اور پہاڑوں کو پوجتی ہے اس لیے احترامِ انسانیت کے جوہر سے عاری ہے - کسی پکے ہندو کے سامنے اگر ایک طرف کوئی گائے ڈوب رہی ہو اور دوسری طرف کوئی غیر ہندو انسان، تو وہ گائے کو بچانے کو ترجیح دے گا - ہندو قوم اپنی مذہبی ساخت کے اعتبار سے حقوقِ انسانی کا کوئی تصور نہیں رکھتی -

ایک طرف اِس قوم نے اپنے دائرے کے اندر انسانوں کو مختلف صفوں میں تقسیم کر کے اعلیٰ ترین حقوق برہمنوں کو دیئے ہیں اور شودروں اور اچھوتوں کو جانوروں سے بھی بدتر مقام پر رکھا ہے، دوسری طرف یہ قوم ٹھیک یہودیوں کی طرح اپنے دائرے سے باہر کے انسانوں کو ملیچھ (ناپاک) سمجھتی ہے اور اُن سے مذہبی بنیادوں پر شدید نفرت رکھتی ہے - چنانچہ برصغیر کی پچھلی ہزار سالہ تاریخ اِن کی مسلم آزاری کی ظالمانہ اور گھناؤنی تاریخ ہے -

مسلمان حکمران تھے تو اُن کے حُسنِ سلوک کے باوجود اُن کے خلاف سازشیں اور بغاوتیں جاری رکھیں - اطاعت و وفا کے معاہدے کرتے اور پھر غداری دکھاتے - اکبری دَور میں ان کا دربار اور حرم سرا میں عمل دخل اتنا بڑھا کہ انہوں نے اکبر کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا اور محل میں صنم پرستی، آفتاب پرستی

خنزیر پروری، ماتھے پر ہندوؤں کی طرح قشقہ کھینچنے کی روایت، اسلام کے ساتھ استہزاء، مسلمان علماء کے قتل جیسے فتنوں نے زور پکڑا۔ اس طلسم باطل کو توڑنے کے لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ اور اُن کی دعوت اورنگ زیب کے دور میں پورے برگ و بار لائی۔ جب کہ سلطنت کا کام دینی بنیادوں پر چلایا جانے لگا۔ اور اسلامی قوانین کا اجراء ہوا۔ اسی وجہ سے ہندو اورنگ زیب سے سخت بیزاری رکھتے ہیں اور اس کی تصویر مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف بغاوت انگیزی کے جذبے سے بنکم چندر چٹرجی نے بڑا زوردار ناول لکھا جس میں بندے ماترم کا زہریلا ترانہ شامل ہے۔

پھر جب انگریزی اقتدار قائم ہوا تو مسلمانوں کی حکمرانی کا انتقام لینے کے لیے یہ قوم انگریزوں کی چھتری بن بیٹھی اور تعلیم، تجارت اور ملازمتوں پر قبضہ جمایا۔ مسلمان جو نئی کافرانہ حکومت کے خلاف تحریکِ مجاہدین اور ۱۸۵۷ء کے انقلابی معرکے میں خاک و خون میں تڑپ گئے اور مقدمہ ہائے بغاوت میں شدید ترین سزاؤں کا نشانہ بنے، اُن کو بعد کے سارے دور میں ایک ایک دفتر اور ایک ایک بازار میں ہندو تعصب کے وار سہنے پڑے۔ پھر جب مسلمانوں کی مجاہدانہ تحریکیں ناکام ہو گئیں تو ہندوؤں نے کانگریس کے جھنڈے تلے تحریکِ آزادی کا آغاز ـــ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اُن سے قربانیاں لیں اور ان قربانیوں سے "سیکولرزم وطن پرستانہ ہندو اسٹیٹ" قائم کرنے کے منصوبے بنائے تاکہ مسلمانوں کو پوری طرح اکثریت کے شکنجے میں کس دیں اور اسلام کا نام تک نہ لینے دیں۔ یہ منصوبہ اس لیے مخفی نہ رہ سکا کہ جب بھی مسلمانوں کے حقوق کا سوال اُٹھا تو ہندو تعصب حائل ہو گیا۔ شدھی اور سنگھٹن کی تحریکیں چلا کر جب مسلمانوں کو دعوتِ ارتداد دی جانے لگی تو آنکھیں کچھ کھلیں اور بعد میں پنڈت جواہر لال نہرو نے "مسلم ماس کمانٹیکٹ" کے ذریعے مسلمانوں میں سوشلزم اور لادینی وطن پرستی کو پھیلانے کی مہم شروع کی تو اندھوں کو بھی دکھائی دینے لگا کہ مسلمانوں کے دینی و تہذیبی وجود کو ختم کرنے کی یہ نئی چال ہے۔ آخر میں تعلیم کے دائرے میں جب کانگریس نے وردھا اسکیم (ودیا مندر اسکیم) کو اختیار کیا تو بلی تھیلے سے بالکل ہی باہر آ چکی تھی بلی کیا تھی، پورا "بگھیاڑ" تھا۔ (پنجابی لفظ معنی بھیڑیا یا عام فہم)

اِن حالات میں چند سال کے اندر اندر مسلمانوں میں اپنے ملی و تہذیبی وجود کو بچانے کے لیے جداگانہ مسلم مملکت کے حصول کا جذبہ بڑھتا چلا گیا، اور ۱۹۴۰ء میں انہوں نے باقاعدہ ریزولیوشن کر کے ملک کی تقسیم اور مسلم انڈیا کی الگ حکومت بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ یہی فیصلہ تحریکِ پاکستان کا پہلا واضح

اظہار تھا۔

تحریک پاکستان کے خلاف ہندوؤں نے پروپیگنڈے اور چالوں کا سارا زور صرف کر دیا۔ قائداعظم اور تصور پاکستان کا ہمیشہ توہین آمیز طریق سے مذاق اڑایا گیا۔ مگر یہ تحریک کامیاب ہوگئی۔ اب بھارت کے برہمنوں اور مہاجنوں نے نئی اسکیم یہ بنائی کہ پاکستان نامی علیحدہ مسلم مملکت اس طرح بنے کہ وہ چل نہ سکے۔ پہلا اقدام یہ کیا گیا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ذریعے ریڈکلف (نئی سرحد کا فیصلہ کرنے والے کمیشن کا سربراہ) سے سازش کرکے عین آخری وقت پر مسلمانوں کے نہایت اہم اکثریتی علاقے بھارت کی جھولی میں ڈال دیئے گئے۔ خصوصاً گورداسپور کا علاقہ بھارت کو دینے کے صاف معنی یہ تھے کہ ریاست جموں وکشمیر کی مسلم اکثریت آزاد مسلم مملکت میں شامل نہ ہوسکے گی۔ باشندگانِ ریاست کی مرضی کے بغیر خفیہ طریق سے غیر مسلم مہاراجہ نے بھارت سے ریاست کے الحاق کی دستاویز پر دستخط کر دیئے۔ پھر مار مار کرکے بھارتی فوجیں وہاں داخل کی گئیں۔ خود بھارت نے کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا اور وہاں سے باشندگانِ ریاست کے استصواب کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے پر آج تک بھارت نے عمل نہیں کیا۔

کشمیر کی طرح ریاست جوناگڑھ اور مناوَدر کو بھی بھارت نے ہڑپ کر لیا۔ بعد میں حیدرآباد کی ریاست کو بھی فوج کشی کرکے زیرنگیں کیا گیا۔

پھر یہ سازش بھی ریکارڈ پر تحریری طور پر موجود ہے کہ ایک تو بھارت کی خواہش یہ تھی کہ اُن کا چہیتا گورنر جنرل پاکستان کا بھی پہلا گورنر جنرل ہو تاکہ وہ ایسے تصرفات کرے جن کا فائدہ فوراً یا بعد میں بھارت کو ملے۔

دوسری تجویز یہ تھی کہ دس پندرہ سال کے لیے پاکستان اور بھارت کو مشترک دفاع کے نظام میں کس دیا جائے تاکہ دفاع کے بہانے مالیات اور تعلیم اور دستور و قانون ہر چیز کو متاثر کیا جاسکے، بلکہ کسی نازک مرحلے پر غلط تقسیم کو محو کر کے پاکستان پر قبضہ جما لیا جائے۔ قائداعظم کی بصیرت، اور مسلم عوام کی ہندو بیزاری نے اس سازش کو دونوں پہلوؤں سے ناکام کر دیا۔

مسلم دشمنی اور پاکستان دشمنی کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا کہ اثاثوں کی جو غیر منصفانہ تقسیم کی گئی تھی، اس کے تحت بھی پاکستان کو جو حصہ ملنا چاہیے تھا اسے روک لیا گیا۔ بلکہ فنڈز کی (باقی بر صفحہ ۳۹)